یہ محافظ دیواریں

محمد گلزار عالم
ریل پار، کے۔ٹی روڈ، جہانگیری محلّہ، آسنسول، بردوان، مغربی بنگال

تاریخ کی کتابیں بتاتی ہیں کہ دیوارِ چین کی تعمیر کا خیال ہزاروں سال پہلے کے بادشاہ قنشی ہوانگ کو اس لیے آیا کہ ملک چین کی ترقی اور خوش حالی سے اردگرد کی دیگر قوموں اور ملکوں کو بڑی جلن ہوتی تھی اور وہ اسلحہ اور لڑنے والے ظالم فوجیوں کی مدد سے یہاں آکر بڑی خون ریزیاں کرتے تھے، یہاں کے امن پسند چینی بادشاہوں نے ان جنگ پسندوں کے ظلم و جبر اور بربادیوں سے محفوظ رہنے کے لیے اس طرح کا تعمیری فیصلہ کیا اور یہ دیوار، چین کے سرحدی علاقے میں بنائی۔

یہ ناقابل عبور بلند، کشادہ اور ملک کے اِس کونے سے اُس کونے تک پھیلی دیوار، امن وشانتی کی علامت بھی ہے اور اس زمانے کے بادشاہوں کی دوراندیشی کی گواہ بھی۔

بادشاہ قنشی ہوانگ کی موت کے بعد منگ خاندان کے بادشاہوں نے پھر سے اس کام کو شروع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت کے قیدیوں کو بھی آزاد کر کے ان سے مزدوری کا کام لیا گیا۔ تقریباً ۶۰۰۰ کلومیٹر سے بھی زائد لمبی دیوار اپنی ضخامت کے اعتبار سے بھی کافی وسیع ہے جس میں بیک وقت کئی گھڑسوار اس پر سرپٹ دوڑتے تھے۔ زمانہ قدیم کے بادشاہوں کے فہم وفراست، سیاسی مصلحت، سوجھ بوجھ اور دوراندیشی کا زمانہ آج بھی قائل ومعترف ہے۔ اِن دنوں ملک میں سیر وتفریح کی غرض سے آنے والے سیاحوں کے لئے اس دیوار کا دیدار بھی خوش کن ہے۔

آج پوری دنیا میں خوف وہراس کا ماحول چھایا ہوا ہے۔ خصوصاً مسلم ممالک تو ان دہشت گردوں کے ناپاک ارادوں اور خونی عزائم سے پریشان ہیں ہی بے گناہوں کے خون سے پوری انسانیت شرمسار ہو رہی ہے۔

چنانچہ داعشی دہشت گردوں کی آمد ورفت کو روکنے کے لیے چین کی دیوار کی طرح ایک ایسی ہی دیوار ملک شام اور ترکی کی سرحد پر تیار کی جا رہی ہے۔ دونوں ممالک کے سربراہ روزانہ کی دہشت گردانہ کارروائیوں سے ملکی عوام کی حفاظت کے تئیں سنجیدہ ہیں۔ اس مقصد کے تحت سنہ ۲۰۱۴ء میں ہی اس دیوار فاصل کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور امید قوی ہے کہ اپریل ۲۰۱۷ء تک یہ اپنے پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ ۹۰۰ کلو میٹر اس طویل دیوار کے کئی مقامات پر ٹاور بھی بنائے

جائیں گے جہاں سے اس کی طرف آنے والوں پر نگاہ رکھی جا سکے گی۔ یہ دیوار بظاہر دونوں ملکوں کے درمیان بارڈر کا کام کرے گی، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان داعشی دہشت گردوں کی اسلام مخالف عمل اور انسانیت سوز و بد بختانہ کارروائیوں سے ان دونوں ممالک کے عوام کو بھی راحت ملے گی۔

اسی طرز کی ایک اور دیوار انڈونیشیا کے شہر و صدر مقام جکارتہ میں بھی تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس دیوار کی تعمیر کا مقصد نہ تو بیرونی حملوں سے ملک کو بچانا ہے اور نہ ہی دہشت گردوں کے حملوں سے، بلکہ قدرتی طور پر اس شہر کو ڈوبنے سے بچانا ہے۔ انڈونیشیائی حکومت کے مطابق جکارتہ کا ۴۰ فیصد حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے اور ہر سال ۷اعشاریہ ۶ سنٹی میٹر دھنس رہا ہے۔ یہاں کی حکومت نے جکارتہ کو ڈوبنے سے بچانے کے لیے سمندر کے کنارے ۲۴ کلو میٹر لمبی دیوار تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اور اپنے اس مربوط و مضبوط منصوبے کو ''گاروڈا'' جو ان کے یہاں ایک مقدس تصوراتی پرندے کا نام ہے، سے منسوب کیا ہے۔ حالانکہ جکارتہ کے سمندری امور و ماہی گیری سے متعلق وزارت نے ۲۰۱۵ء کے اپنے ایک تحقیقی و مطالعاتی جائزے میں اس قسم کی تعمیرات کو ماحول کے منافی بتایا ہے۔ ان کے قول کے مطابق اس طرح کی فصیل سے تاریخی جزائر و زیر آب چٹانیں تباہ ہو سکتی ہیں، لیکن انسانی جانوں کو بچانے کے لیے اس طرح کے حفاظتی اقدامات بھی تو ضروری ہیں۔

دیواروں کا یہ سلسلہ آگے بھی جاری ہے۔ ہندوستان کی ریاست بہار کے کشن گنج علاقے میں بھی ۴ کلو میٹر لمبی دیوار کی تعمیر ہوگی۔ اس دیوار کی تعمیر میں تقریباً ۴۴ کروڑ کی لاگت آئے گی۔ کشن گنج اے ایم یو کی زمین کو مہانندہ ندی کے کٹاؤ سے بچانے کے لئے وہاں کی ریاستی حکومت نے باندھ کی تعمیر کا تاریخی فیصلہ لیا ہے تاکہ مہانندہ ندی کے بہاؤ کا رخ موڑ کر ہر سال آنے والی تباہی سے بچا جا سکے۔

OO

اقوالِ زرّیں

- تمہارا ایک ہی رب ہے پھر بھی تم اُسے یاد نہیں کرتے، لیکن اُس کے کتنے بندے ہیں پھر بھی وہ تم کو نہیں بھولتا۔
- کسی کی مدد کرتے وقت اُس کے چہرے کی جانب مت دیکھو، ہوسکتا ہے اس کی شرمندہ آنکھیں تمہارے دل میں غرور کا بیج بودیں۔
- انسان کا نقصان مال اور جان کا چلا جانا نہیں بلکہ انسان کا سب سے بڑا نقصان کسی کی نظر سے گر جاتا ہے۔
- لوگوں کو اُس طرح معاف کرو جیسے تم خدا سے اُمید رکھتے ہو کہ وہ تمھیں معاف کرے گا۔

مرسلہ: وائی محمد فضل اللہ رومؔی، ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر، آمبور